فرمودات

حضرت مولانا غُلام ربانی

ادارہ بلاغ الناس

فرمودات

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
حرف با قدم و حرف سین تین منزل بعوض ہر نوک سین یعنی ناسوت، ملکوت، جبروت حرف میم دائرہ صفات عرفانی و ختم منزل مقصود	کلمہ اللہ مقصود و ماوائے و ملجاء مقام وصل واصل جملہ مسافران جماوے وحیوانے و نباتے و علم علوی و سفلی ہست و مالک ارادہ و امر ایجاد ہست	تعارف و وجود امکان و مجسم شدہ رحمانیت رحمٰن و مظہر توحید ذاتی وصفاتی و اسمائی و افعالی و آثاری و عقلی و نقلی وغیبی وشہدی کہ قل ادعوا اللہ اوادعوا الرحمٰن	غایت تربیت دنیوی و اخروی کہ شایان شان ذات اقدس ہست ورحم خود را پرورش امکان دادہ از مواتا تمثیل و از نطرہ تا نمثل و تربیت اورارواح جمادی وحیوانی ونباتی میکند

فرمایا:

مسبحات عشرہ میں تسمیہ ضروری ہے۔ مسلسل تین روز نہ پڑھنے سے ایسے ہے جیسے ان پڑھ، لہٰذا روزانہ پڑھنے کا اہتمام ضروری ہے۔

قرآنی معلومات سے متعلق فرمایا:

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰاتِ: اسباب کے ساتھ متعلق ہے، خَزَائِنُ السَّمٰوٰاتِ: دعا سے متعلق ہے، ”خزائن“ سے مراد وہ قوت ہے جو اس میں کار فرما ہے۔

ہر جائز مشکل کے لئے:

صبح یا عشاء کے وقت یا جس وقت سکون ہو پڑھے: اول تین بار درود شریف، پھر سورة ”وَالضُّحٰی“ شروع کریں اور ”وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى“ سے سو بار پھر سورت پوری کریں اور آخر میں تین بار درود شریف۔

فرمایا: "یا اللّٰہُ یا ھُو" کی ضرب قلب پر لگائیں۔ اگر سو بار کیا جائے تو دل پھڑک جائے۔

فرمایا: یَا بَاعِثُ

کسی مشکل کے لئے اگر کسی مدد کی ضرورت ہو تو بایاں ہاتھ سینہ پر رکھ کر سو بار "یَا بَاعِثُ" پڑھے۔ اول آخر تین تین بار درود شریف، اہل فتوح صوفیاء کو اللہ تعالیٰ اسباب سے آزاد کر دیتا ہے یعنی وہ اسباب کے تابع نہیں رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے مدد فرماتا ہے، ہاں اگر وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اسی روز سزا دیتا ہے (تعزیر کرتا ہے۔)

فرمایا:

یا اللّٰہُ یا ھُو:

زبان سے "یا اللّٰہُ یا ھُو" کہے مگر 'ھُو' کی ضرب دل پر لگائے، اول تو ہزار (بار) نہیں تو پانچ سو بار ضروری ہے۔ اس میں استحضار جلدی بنتا ہے، اس میں جلالت ہے، اس لئے ادھر ادھر نہیں بھاگتا بلکہ ڈرتا ہے۔ (نفس)

فرمایا:

روحانیت (روحانی قلق) کے مقابلہ میں اولاد کیا چیز ہے؟ پیشاب ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو ذریعہ اجر بنایا ہے۔ "اکثر ہمارا اولاد جو بے فرمان ہے، ہمارا محبت غلط ہے۔" یعنی اولاد سے للہ محبت نہ ہے، محبت للہ عین عبادت ہے۔

بندۂ شاہ شما ما ثنا خوان شما

گرچہ دورم از بساط قرب دور نیست

فرمایا:

مُتّقِی : داخل فی الدین

صِدّیقِ : راسخ فی الدین

صدیق اور زندیق میں (محض) نیت کا فرق ہوتا ہے۔

صدیق ہر خیر کو خدا کا عطیہ اور گناہ کو اپنی کرتوت سمجھتا ہے، زندیق ہر عمل کو رب کی طرف منسوب کرتا ہے۔

ابو الحال

جو خود حال پر غالب ہو، اسے پریشانی نہیں ہوتی، صاحب استقامت ہوتا ہے۔

ابن الحال

جو حال سے مغلوب ہو۔ (کیفیت کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔)

فرمایا:

"فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" کو آخری تسبیح یعنی "یَامُعِزُّ" کے بعد رکھ لو۔

تعریف نفس

جسيما، جسم، كثيف، مظلمٌ، مطلم، غيرذائقية، سائرة فی البدن، كذب فی البدن، امرت بالسوء، مادة من السجين (عن الهاديات)۔

تعریف روح

جسم لطيف، نوریٌ، ذاكيةٌ، غيرمظلمة، سائرة فی البدن، كذب فی البدن، من المجردات،

فرمایا:

جس کو روحی بیداری نہ ہو اس کو علم پڑھنے سے کچھ نہیں ملتا۔

ایک صاحب نے کہا: عن الھویٰ، لوگ کہتے ہیں نفس کافر ہے، نفس خبیث ہے۔

فرمایا:

یہ نفس ہی ہے اس سے نبی بھی بنتا ہے، یہ نفس ہی ہے اس سے غوث بھی بنتا ہے، یہ نفس ہی ہے اس سے قطب بھی بنتا ہے، یہ نفس ہی ہے اس سے ولی بھی بنتا ہے، یہ نفس ہی ہے اس سے مومن بھی بنتا ہے، یہ نفس ہی ہے اس سے کافر بھی بنتا ہے۔ ہاں نفس جو 'امارة بالسوء' ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو زہریلی پیدا فرمایا ہے، مثلاً سانپ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "علیکم انفسکم" اپنے نفس کی اصلاح کرو۔

فرمایا:

ہمارے پاس بیٹھنا ایسا ہے جیسا کوئی بادام کا دانہ نہ توڑے مگر تیل نکال لے اندر سے۔

علماء ظواہر کے بارے فرمایا:

یہ سنی ہے، یہ بریلوی ہے، یہ دیوبندی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ سب اللہ کے بندے ہے، مجھے تو سب سے پیار ہے۔

فرمایا:

علماء کا علاج مجھے آتا ہے۔ دو تین چار باتوں کے بعد اس کا علم ختم ہو جاتا ہے۔

فرمایا:

بے دین وہ ہے جو اللہ ورسول کو نہیں مانتا۔ قیامت کو نہیں مانتا وغیرہ وغیرہ۔ یہ شیطان دھوکہ دیتا ہے، شیطان کو گمراہ کرنے کے لئے کوئی شیطان نہ تھا بلکہ یہ نفس تھا، نفس کے دھوکہ سے بچنا۔

"عن الهوىٰ"

علماء لوگ کے دماغ میں عیاشی ہے، میز پر چڑھ کر کسی کو کافر بناتا ہے کسی کو ہندو بناتا ہے، اس قسم کا وعظ نہ انبیاء نے کیا ہے نہ اصحابہ نے کیا ہے۔

؎ در زمین مرد ماں کار بیگانا مکن

(حالانکہ) الحمد للہ دو کرامات ہر مسلمان کے پاس ہے:

(i) ایمان اور (ii) توفیق نیک اعمال یعنی کلمہ طیبہ۔

یہ دونوں (کرامات) موہوبی ہے، باقی سب کسبی ہے۔

فرمایا:

اہل اللہ کے دنیاوی کلام میں بھی نور ہوتا ہے اور غافل کے دینی کلام میں بھی ظلمت ہوتی ہے، کیونکہ کلام میں قلب کا اثر شامل ہوتا ہے اسی طرح تحریر میں بھی، برے لوگوں کی تصنیفات مطالعہ نہ کرنی چاہئیں کیونکہ یہ بھی ایک طرح کی صحبت ہوتی ہے۔

سوال: قوالی / سماع کیسا ہے؟

فرمایا:

یہ لوگ نہیں ہے۔ یہ بھی دھوکہ ہے، جو انجیر کا دانہ نگلتا، یہ چھوٹا مرغ نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور مرغ ہے۔ (یہ لوگ قوالی سننے کے اہل نہیں)

(وہاں مجلس میں) سب باوضو ہو، سب ایک نسبت والا ہو، ایک جنس ہو، (دراصل) جب حال بند ہو جاتا ہے تو پھر کسی جمیل چیز سے کھلتا ہے۔ بزرگان دین نے جو قوالی کا جواز دیا ہے وہ کوئی اور چیز ہے، یہ لوگ اہل نہیں ہے۔

رفع الیدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارہ میں سوال کے جواب میں فرمایا: دیکھ عصر کی نماز میں اگر ہم نے ہاتھ اٹھا لیا تو.......... یہ کوئی برا چیز نہیں ہے۔ رفع یدین ناجائز نہیں ہے، یہ فضیلت اور عدم فضیلت کا مسئلہ ہے۔

خضوع و خشوع

فرمایا کہ خضوع حضور بدنی کو اور خشوع سکون قلبی کو کہتے ہیں۔

مرض کی تین اقسام ہیں: (i) تعذیب، (ii) مغفرت، (iii) ایزاد درجات

(i) اگر مریض جزع و فزع کرتا ہے یہ تعذیب ہے۔

(ii) اگر صبر کرتا ہے تو مغفرت ہے۔

(iii) اگر شکر کرتا ہے تو ایزاد درجات کا سبب ہے۔ یہ انبیاء اور اولیاء کا کام ہے۔ مرض ہر ایک کو آتا ہے، نہ صحت کسی کے قبضہ میں ہے نہ رزق کسی کے قبضہ میں ہے۔ ہمارا کام راضی رہنا ہے۔ اگر راضی بعض لوگ کہتا ہے کہ ہمارا منہ دعا کے قابل نہ ہے، یہ شیطان کا دھوکہ ہے، اس کی مرضی ہے کہ انسان دعاء بھی نہ کر سکے اور اللہ کے ہاں مردود ہو کر ہی جائے، بلکہ ہمارا اللہ ہمارا ہے، اور میں اللہ کا ہوں۔

یہ آزاد لوگ کا عقائد بعض بہت اچھا ہوتا ہے۔ (انہیں مخاطب ہو کر فرمایا) گناہ کبھی نہ کرنا، اگر گناہ ہو جائے تو مایوس ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ جب ایمان ہے تو گناہ کا علاج بھی ہو سکتا ہے جو کہ توبہ ہے۔

فرمایا:

نماز اللہ تعالیٰ کاانعام ہے / ثواب / اللہ کا کیا نقصان ہے اگر نہیں پڑھتا۔ مثال: مزدور، ڈیوٹی، تنخواہ نہ ملے گا۔

ایک پیر کاواقعہ کہ "میری نماز ہو جاتی ہے، میں دکھلادے کی نماز نہیں پڑھتا۔" فرمایایہ غلط ہے، شریعت ظاہر ہے۔

فرمایا:

علماء لوگ صورت پولیس والا ہے، ہر ایک کو گنہگار و بے گناہ کو ڈنڈا لگاتا ہے۔ عام لوگ عدالت میں ہیں، اولیار حمت میں ہیں، انبیاء عنایت میں ہیں۔

آمده دنیا برائے دین بدن از برائے دل کند خدمت بدن

ادتاد لوگ تدبیر چھوڑ دیتے ہیں۔ ادتاد لوگ اولیاء میں ایسے ہیں جیسے زمین کا میخ۔

تارک تدبیر صاحب حال ہے بانی تدبیر دو اوبال ہے
الغرض در بندگی اعمال ہے نیست کسے بلکہ موھوبی است وجد
ثمرہ ذکر است و شرط ذکر نیست بہر نور ہست کسب و فکر نیست
از عطائے ذوالجلال بے زوال گاہ ہوشیاری گہے مستی و حال
کار وجدانی و ذوقی دیگر است شور و غوغا وَ قرارے دیگر است
خدمت مولا کمال خادم است از نقائص ایں غلام درنا وم است
در زمیں ادتاد صاحب حال ہے در مکین فرش صاحب قال ہے

دو نقطہ ہے: (i) اللہ (ii) غیر اللہ

غیر اللہ ذریعہ ہے (غیر اللہ کو چھوڑ) عبادات وغیرہ سب دعوت الی اللہ

ذرائع ہیں، (مقصود اللہ) یعنی دعوت الی اللہ و فضل اللہ و نعم اللہ۔

تکوینی بارے میں حیرت انتہائی عبادت ہے۔ افعال جھگڑے میں ہوتا ہے، ولائل اہل ذوق کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

فرمایا: دوام حضور تو کاملین کو بھی (ہمیشہ ہمیشہ) نہیں ہوتا۔

س: یہ کبھی کبھی کیوں نہیں ہوتا؟

ج: بشریت جو ہے۔ (ارادہ اور دل کو متوجہ رکھنا چاہئے۔)

دل بدست آورد کہ حج اکبر است

از ہزاراں کعبہ یکدل بہتر است

ہزاراں کعبہ سے مراد: تعلقات غیر اللہ، خواہشات نفسانی، جنہیں ہم کعبہ بنائے بیٹھے ہیں۔ ایک دل درست اور متوجہ الی اللہ ہو جائے بہتر ہے۔

فرمایا:

اللہ کے ذکر میں جمالیت ہے۔

اللہ ھو کے ذکر میں جلالیت ہے اس سے وجد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔

فرمایا:

پریشانی میں استحضار کم بنتا ہے۔ استحضار میں دوام تو کاملین کو بھی نہیں ہوتا، یہ طہارت ہم وقت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ بتقاضائے بشریت کبھی کبھی بند ہوتا ہے۔

پاس انفاس الفاظ کا ذکر ہے اور استحضار ذات سے متعلق ہے۔ الفاظ اور ذات کے ذکر میں فرق ہے۔ گھر والوں کو قلب پر لفظ اللہ لکھ کر ذکر کراؤ۔

دل میں محبت، خفگی یا ناخوشی ہو تو اثر ہوتا ہے، جیسے کسی کے پاس

خوشبو ہو تو وہ مطالبہ نہ بھی کرے تو بھی وہ خوشبو پہنچتی ہے۔ اور اگر کسی کے پاس بدبو ہو تو وہ بھی اگر مطالبہ نہ کرے تو پہنچتی رہتی ہے۔

بزرگی اور شخصیت کی وجہ سے بعض اوقات تکبر آجاتا ہے یا کوئی کلمہ منہ سے نکل جاتا ہے تو اس کے لئے استغفار چاہئے۔ استغفار بہت ضروری ہے۔

فرمایا:

ہر کام کا وقت ہوتا ہے، ہمارے حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب فیض آتا ہے تو اگر کھڑے ہو تو کھڑے رہو اور اگر بیٹھے ہو تو بیٹھے رہو، حرکت مت کرو۔ یہی حال دنیا کے کاموں کا ہے، ہر کام کا وقت ہوتا ہے۔

فرمایا:

قصص الانبیاء اور بزرگوں کے واقعات منبر پر بیان کرنے کا وقت نہیں بلکہ لوگوں کو عقائد اور مسائل ضروریہ کی تعلیم دینی چاہئے۔ وضو کے فرض، غسل کے فرض، نماز کے فرض، واجبات اور سنن وغیرہ۔

فرمایا:

فال، رمل نجوم پر دل سے یقین کر لینے سے کفر واقع ہو جاتا ہے، کشف بھی کوئی چیز نہیں ہے، میز پر سے کوئی چیز آپ نے اپنی مٹھی میں بھینچ کر فرمایا: ہے کوئی کشفی جو بتائے میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ یہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ دنیا میں ایک سفید شیطان ہوتا ہے جیسے ٹارچ کی روشنی میں یہ (کشفی) لوگ دیکھتا ہے تو اس شیطان کی بھی روشنی ہے اور یہ لوگ دھوکہ کھا جاتا ہے اس لئے کشف کوئی چیز نہ ہے۔ شیطانی القاء اور تصرف کے سلسلہ میں سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا مشہور واقعہ بیان فرمایا۔

فرمایا:

زکوٰۃ کے دو فرض ہیں: (دو جز ہیں) ایک مال کو زکوٰۃ کے لئے مال سے علیحدہ کرنا، دوسرا کسی مستحق کو اس کا مالک /وارث کرنا۔ گھر میں ثمردار درخت کے پھل پر زکوٰۃ نہ ہے۔ زکوٰۃ دیتے وقت کسی کو یہ بتانا ضروری نہ ہے کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے، صرف اپنی طرف سے مستحق ڈھونڈ لینا چاہئے۔

ذوق بھی کسب سے پیدا ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

اطاعت امیر کے بارے میں فرمایا: حاکم کو صفت حاکم کی تجلی سے نوازا جاتا ہے، اس لئے کہ ہر امیر، غریب، شیخ و عالم کے دل پر اس کا رعب غالب کر دیتا ہے۔

تعریف ذات اقدس

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُى الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم

تعریف ذکر

قُلِ ادْعُو اللّٰهَ اَوِدْعُو الرَّحْمٰن ايًّامًّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

تعریف نماز (عظمت خداوندی)

اقم الصلوۃ لذکری یعنی استحضار ذات عظمتا

تعریف تکبیر

کبریائی ذات اقدس ولہ الکبریاء فی السموات والارض

تعریف ایمان

نور ہدایت از اقرار و تصدیق

تعریف صفات

تفصیلات قدرت خداوندی ظاہر او مظہر ایتاً و عیاناً

تعریف دین

اجتماع ایمان و اسلام : تعریف ایمان و اسلام صوری از عملیات و تصدیقات باطنی یعنی مجموعہ عمل و تصدیق، ازلی و ابدی۔

مسئلہ

نفلی حج کے لئے دریائی سفر اور ہوائی سفر کا خطرہ مول لینا جائز نہ ہے۔

تعریف تصدیق

عزم ایرادہ عازماً (ارادہ عازمہ) توحید و رسائل و احکام تشریعی۔

تعریف شریعت

اوامر و نواہی تنزیلی یعنی حدود ربانی۔

تعریف نور

ظاہر لنفسہ مظہر لغیرہ۔

تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مجموعہ احکام خداوندی ہدایتاً و رحمتاً احکام۔

تعریف قرآن : ذالک الکتاب لاریب فیه هدی اللمتقین

تعریف حدیث : وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی

اسلام، عالم کبیر : فرمانبرداری : طائعین طوعا و کرها

تعریف لیل : لباس : وجعلنا اللیل لباسا

تعریف نہار : معاش : وجعلنا النهار معاشا

تعریف کفر : انکار حق، یعنی خطرہ، لیس کذالک

تعریف اسلام : تسلیم حق۔

تعریف حق : اوامر قرآنی۔

تعریف فقیر : فناہ عن الغیر (تصوف میں فقیر کی تعریف)

تعریف قلب : تلوینات ایرادیہ (اختیاری و غیر اختیاری)

تعریف مسکین : فناہ عن الخود (فناہ عن النفس)

تعریف صوفی : متوجہ الی اللہ، عملاً۔ارادۃً

فرمایا :

داغ خیال غیر ہے بعض اس کو جانتے نہیں اور بعض جانتے ہیں، داغ مقام نہ پکڑے، یعنی غیر کا تصور پختہ کرنا منع ہے۔

عبادت مقبولہ غیر مقوتہ غیر مشروطہ :

فرمایا :

ذکر کسی شے کے ساتھ مشروط نہیں ہے، مجالس ذکر میں تبرک ہوتا

ہے جیسے نماز باجماعت میں۔

فرمایا:

حضرت صاحب فرماتے تھے کہ حال بعض اوقات ۳۰ / ۳۰ سال تک چلتا رہتا ہے، پھر تغیر آتا ہے۔

یعنی ایسی عبادت جو ضرور بالضرور مقبول ہے اور اس کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں اور اس کے ساتھ کوئی شرط نہیں۔ رب اعنی علٰی ذکرك وشکرك وحسن عبادتک،

لا تتفرقو..............

اقسام معلق

1- بیعت کا تعلق

نسبت کا تعلق

2- صحبت کا اور تربیت کا تعلق

توحید میں کمزوری کی وجہ سے مخلوق سے خوف پیدا ہوتا ہے۔

حدیث شریف: اچھی طرح استنجا کرنے سے بواسیر دفع ہوتا ہے۔

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلاً

نہ مقابلہ کرنا، نہ اسباب مقابلہ تلاش کرنا، نہ باطن میں سوچنا مقابلہ۔

(1) برائے مقصد جائز لکھ کر دیں۔

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

(2) یا بدوح (۲۵) پچیس مربع خانوں میں لکھ کر گھر کی

دیواروں اور چھت پر چسپاں کرنے سے جنات دفع ہوتے ہیں، مریض کے گلے میں بھی باندھیں اور پلادیں بھی، دافع جنات ہے۔

ہ ہ ہ ہ ہ ॥ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ و ۶ و ہ صمل

اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْداً وَّ اَکِیْدُ کَیْداً

<u>برائے ہر مقصد:</u>

"یا بدیع العجائب بالشفاء یا بدیع" یہ تعویذ جمعہ کے روز چالیس عدد لکھ کر روزانہ ایک پلائے جاویں، چالیس روز کے لئے یعنی روزانہ ایک تعویذ، پانچ تعویذ ہر کمرہ میں چسپاں کئے جاویں۔

فرمایا:

رات تقسیم فیض کا وقت ہوتا ہے، لہٰذا سب ساتھیوں کو بعد از عشاء یا بوقت سحر تصوراً توجہ دیا کرو ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

فرمایا:

روزانہ صد بار "یَا مُعِزُّ" ضرور پڑھا کرو اور اول آخر پانچ بار درود شریف بھی اضافہ کرو۔

فرمایا:

نسیان کو اپنے گناہوں سے منسوب نہ کرنا ورنہ آہستہ آہستہ مایوس خاتمہ بالایمان کردے گا (یعنی شیطان رحمت باری سے مایوسی کی طرف لے جاتا ہے۔)

فرمایا:

ایمان: (۱) توحید، (۲) اقرار رسالت

ازروئے اعمال مومن ایمان میں ہے۔

ازروئے اعتقاد ایمان مومن میں ہے۔

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَار

☆ لاالٰہ الا اللہ موجود فی کل مکان

☆ لاالٰہ الا اللہ معبود فی کل زمان

☆ لاالٰہ الا اللہ کل یوم ھو فی شان

☆ لاالٰہ الا اللہ مذکور فی کل لسان

☆ الامان الامان من زوال الایمان یا

☆ قدیم الاحسان لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم

فرمایا:

اوراد و وظائف کا نور حول دل پر ہوتا ہے جبکہ ایمان و ایقان کا نور دل کے اندر ہوتا ہے۔ فرمایا: جب کسی جگہ جاؤ اور کھانا سامنے رکھا جائے اور طبیعت بایں وجہ کھانے پر راغب نہ ہو کہ شاید یہ طعام حلال و طیب نہ ہے اس وقت شریعت پر عمل کیا جائے نہ کہ اپنے علم پر۔ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ البتہ جب یقین کے ساتھ کھانا حرام ہو تو پرہیز کرو۔

صبح جلد جاگنے کے لئے فرمایا:

سوتے وقت اپنے آپ کو اپنا نام لے کر مخاطب کریں اور کہیں کہ مجھے فلاں وقت جگا دینا، ان شاء اللہ بروقت جاگ جاؤ گے۔

فرمایا:

دل کے ارد گرد چربی ہوتا ہے۔ اس گرداگرد چربی والی جگہ میں اگر کسی

چیز کی محبت ہو تو وہ نکل سکتی ہے مگر دل کے اندر اگر کوئی چیز (اللہ / غیر اللہ کی محبت) چلی جائے تو وہ نہیں نکل سکتی۔

توجہ کے سلسلہ میں فرمایا:

غائبانہ توجہ (قبل از فجر اور بعد از عشاء) اجتماعی ہونی چاہئے، ادھر سے ہندوستان میں کسی کو توجہ کردان شاء اللہ اثر ہوگا۔ پیشتر ازیں فرمایا کہ اللہ کے لئے دور و نزدیک کچھ نہیں۔

بشکریہ مولانا نعیم اللہ صاحب، کاموئکی خلیفہ مجاز حضرت صاحب

☆☆☆☆☆☆☆

ارکان

ایمان، اسلام، احسان

احسان کی تین قسمیں ہیں:

شہود، معائنہ، حضور

شہود کی دو قسم ہیں: فرضی و نفلی۔

اگر ذات سے آثار تک پہنچے تو فرضی شہود ہے، اگر آثار سے ذات تک جاوے تو یہ قرب نفلی ہے۔

معائنہ: صرف ذات کی طرف متوجہ رہنا، بغیر صفات کے۔

حضور:

حضور: عدم غیبت کو کہتے ہیں۔

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ

ابتداء : طلب ہے۔

توحید ابراہیمی کی تین قسمیں ہیں :

(۱) توحید الہامی (۲) توحید اجتہادی (۳) توحید تحقیقی

طلب صفت ہادی کی تجلی سے پیدا ہوگا۔

ترتیب : شہود و معائنہ و حضور اس کی کوئی تعین نہیں بلکہ وہبی ہیں جس کو چاہے جو پہلے کرا کر متوجہ کردے۔

ایمان سے اعتقادیات مراد ہیں، اسلام سے احکام مراد ہیں، احسان سے خلوص عبادت مراد ہے للہ احسان تشریعی : اوامر پر عمل اور نہی سے اجتناب۔

احسان طریقت : ترک لایعنی۔

احسان حقیقت : متوجہ الی اللہ دائماً۔

اطمینان دو قسم کا ہے : روحانی اطمینان و طبعی اطمینان۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطمینان قلبی کا سوال اس طبعی اطمینان سے تھا، اور تربیت من اللہ بذریعہ صفات تھا۔

پرندوں کو زندہ کرنا صفت حیی کا مظہر ہے۔

اطمینان قلبی سے مراد وہ قلب طبعی ناسوتی مراد ہے جو مظہر قلب ارادی ہے جس پر سوال ہوا کہ کیا تو ایمان نہیں رکھتا، ایمان معلوم تھا۔ یہ مقام ناز ہے اور ادھر مقام ربوبیت ہے پرندوں کو زندہ کرنا۔ یہ تربیت ہے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سوال ذات کے مشاہدہ کا تھا، جواب نفی میں بلا کیونکہ تقدیس سے باہر تھا اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سوال صفات کا تھا کہ کیسے زندہ کروگے، جواب ملا بذریعہ تربیت پرندوں کو زندہ کرنا وغیرہ۔

نکتہ معرفت : جہل فی الذات، حیرت فی الصفات

انتہائے علم کے بعد جہل و حیرت ہوتی ہے، یہی جہل و حیرت معرفت ہے۔

یہی مقام تقدیس ذات ہے اور یہی صفات تقدیس ہے۔ بیعت انبیاء شریعت پر تھا، اس وقت کی شریعت پر پھر صحابہ کی بیعت کی اصل بھی شریعت پر ہے، تابعین و تبع تابعین کا بیعت شریعت پر تھا۔ صوفیا نے احسان میں اجتہاد کیا، اماین نے فروعات شریعت میں اجتہاد کیا۔ اصولیات سب کے ایک ہیں، یہی تدبر قرآن ہے۔

بیعت تعلق مع اللہ، نسبت طریقت۔

بیعت بر شریعت، تربیت بر سنت. یقین بر ذات اقدس جل شانہ، خلاف از ہوائے نفس خلاصہ جملہ کا کسب تقویٰ ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔

ذکر دوام، حضور دوام

وَما اُمِرُوْا اِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاء وَيُقِيْمُوْا الصَّلٰوة وَذالِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَة

ذکر اختیاری معمور بہ ہے، معیت، سلب غیریت یعنی غیر سے نکل جانے پر معیت ہے۔

= اتصال بے تکیف بے قیاس
ہست ربّ الناس را با جان ناس

قرب کی دو اقسام: قرب وجوبی، قرب امکانی۔

قرب وجوبی من اللہ ہے پوری مخلوق کے ساتھ علماً و قدرتاً، قرب

امکانی مخلوق کی طرف سے ہے نیک اعمال کے ذریعہ سے خدا نہ واصل ہے نہ فاصل، نہ قریب ہے نہ بعید، نہ داخل در مخلوق و نہ خارج از مخلوق، لیس کمثلہ شیٔ، لا یدرکه الابصار، رنگ امکان میں ہے، ذات بے رنگ ہے چون و بے گون ہے۔

مراقبہ احدیت: تکمیل جزو اول ایمان ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ، اور جزو ثانی کی تکمیل اتباع سنت یعنی جس کا نام عمل ہے۔

ایک اعتقادی ہے جو جزو اول ہے اور دوسرا عملی ہے جو جزو ثانی ہے۔

مشیت و ارادہ

مشیت میں کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے کوئی مجبوری نہیں ارادہ میں کرنا ہے ہر انسان چونکہ اللہ کا خلیفہ ہے لہٰذا اس میں کرنا اور نہ کرنا رکھ دیا جو اس کو اختیار دیا ہے، اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً.....الآیة، خدا کیا ہے، فعّالٌ لِّما یُرِیْدُ. یہی وجہ ہے، خلیفہ اس وجہ سے دنیا میں کمال دکھارہا ہے۔ ما تَشَآؤُنَ اِلاَّ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ. ارادہ ناسوتی کے ساتھ اگر ارادہ امری کا تعلق ہوگیا تو کام ہوگیا اگر ارادہ امری کا نہ ہوا تو نہ ہوا۔

خلاصہ سلوک

خلاصہ سلوک قطع کردن مقامات عشرہ مشہورہ

۱	توبہ	۲	انابت	۳	زہد
۴	ریاضت	۵	ورع	۶	قناعت
۷	توکل	۸	تسلیم	۹	صبر
۱۰	شکر	۱۱	رضا بر قضا	۱۲	حضور

۱۳	مشاہدہ	۱۴	معائنہ	۱۵	اخلاص
۱۶	محبت	۱۷	کم خوردن	۱۸	کم گفتن
۱۹	کم خفتن	۲۰	تبطل	۲۱	حمول
۲۲	ترک مہلکات	۲۳	سمعت	۲۴	اشاعت
۲۵	ریا، نمود، تکبر	۲۶	عجب	۲۷	خودبینی
۲۸	عیب بینی	۲۹	وام	۳۰	مفسد
۳۱	مکروہ	۳۲	بد نظر	۳۳	بغض و حسد
۳۴	جنگ	۳۵	نمامت	۳۶	شرارت
۳۷	غیبت	۳۸	توہین	۳۹	تحقیر
۴۰	تشدد و طمع	۴۱	غفلت	۴۲	انانت
۴۳	خیانت	۴۴	زنا	۴۵	تصور زنا
۴۶	مراقبہ غیر	۴۷	جعل سازی	۴۸	چال بازی
۴۹	چوری	۵۰	بہتمت	۵۱	دیوست
۵۲	غیرت	۵۳	عزت	۵۴	ادب و وقار
۵۵	اشراف النفس	۵۶	ہوائے	۵۷	ہوس
۵۸	وسواس	۵۹	مخل	۶۰	بدعت
۶۱	نجاست	۶۲	کذب	۶۳	تذبذب
۶۴	نفاق	۶۵	الغرض تمام نواہی ترکاً	۶۶	امتثال اوامر عملاً
۶۷	اعتزال	۶۸	فساد	۶۹	قتل
۷۰	غارت	۷۲	ضلالت بدی	۷۳	ایثارت بدی

۷۴	مخبری	۷۵	قہر	۷۶	غضب
۷۷	ضلالت	۷۸	شقاوت		

اقسام توحید

۱	توحید ذاتی	۲	توحید حقانی	۳	توحید اسمائی
۴	توحید افعالی	۵	توحید علمی	۶	توحید تقلیدی
۷	توحید الہادی	۸	توحید اجتہادی	۹	توحید تحقیقی
۱۰	توحید عبرتی	۱۱	توحید حضوری	۱۲	توحید قرآنی
۱۳	توحید ذکری	۱۴	توحید فکری	۱۵	توحید عزمی
۱۶	توحید تقدیسے	۱۷	توحید شیونی	۱۸	توحید شانی
۱۹	توحید خبی	۲۰	توحید ذوقی	۲۱	توحید تقدیسی
۲۲	توحید تشریعی	۲۳	توحید فنائی	۲۴	توحید بقائی
۲۵	توحید معیت	۲۶	توحید احدیت	۲۷	توحید علمی
۲۸	توحید حیاتی	۲۹	توحید قدرتی	۳۰	توحید بصری
۳۱	توحید سمعی	۳۲	توحید ارادی	۳۳	توحید مشیتی
۳۴	توحید امری	۳۵	توحید تکوینی		

اجتہاد در لطائف

۱	قلب	۲	روح	۳	سر
۴	خفی	۵	اخفی	۶	انفس
۷	قالبیہ	۸	سامعہ	۹	باصرہ
۱۰	شامہ	۱۱	ذائقہ	۱۲	لامسہ

۱۳	کلامیہ	۱۴	مدرکہ	۱۵	حسیہ
۱۶	عقلیہ	۱۷	عالمیہ	۱۸	ممیزہ
۱۹	شعوریہ	۲۰	اشتہایہ	۲۱	ہاضمیہ
۲۲	اکلیہ	۲۳	قوت مدبرہ بدنیہ	۲۴	مائیہ،
۲۵	ہوائیہ	۲۶	ناریہ	۲۷	ترابیہ
۲۸	حیائیہ	۲۹	صبریہ	۳۰	حلمیہ
۳۱	کاظمیہ	۳۲	شکریہ	۳۳	رضائیہ
۳۴	احسانیہ	۳۵	جوریہ	۳۶	شوقیہ
۳۷	محبیہ	۳۸	عشقیہ	۳۹	طالبیہ
۴۰	مرغوبیہ	۴۱	ناشئیہ	۴۲	نمائیہ
۴۳	بقائیہ	۴۴	طاقتیہ	۴۵	ایمانیہ
۴۶	اسلامیہ	۴۷	عملیہ	۴۸	ذاکرہ
۴۹	فاکرہ	۵۰	حاضریہ	۵۱	شہوریہ
۵۲	ظہوریہ	۵۳	بطونیہ	۵۴	اسراریہ
۵۵	انکشافیہ	۵۶	سکونیہ	۵۷	حرکتیہ
۵۸	اختیاریہ	۵۹	ایقاضیہ	۶۰	قہریہ
۶۱	غضبیہ	۶۲	حسدیہ	۶۳	حقدیہ
۶۴	عنادیہ	۶۵	شہوتیہ	۶۶	رائیہ
۶۷	سمعیہ	۶۸	اشاعیہ	۶۹	شرکیہ
۷۰	بدعتیہ	۷۱	فسقیہ	۷۲	فجوریہ

۷۳	کسبیہ	۷۴	زانیہ	۷۵	ریبیہ
۷۶	شکیہ	۷۷	زیبیہ	۷۸	زینتیہ
۷۹	خیالیہ	۸۰	جمیلیہ	۸۱	جلالیہ
۸۲	کمالیہ	۸۳	منکریہ	۸۴	دمیہ
۸۵	بلغمیہ	۸۶	سفرانیہ	۸۷	سودانیہ
۸۸	نومیہ	۸۹	ہوائیہ	۹۰	غفلتیہ
۹۱	جہلیہ	۹۲	ظلومیہ	۹۳	ہلویہ
۹۴	حرصیہ				

شرائط و اجزائے نبوت

۱	جمالت بدنی	۲	شجاعت	۳	سخاوت
۴	ثقاوت	۵	وجاہت	۶	صداقت
۷	امانت	۸	ملاحت	۹	بشاشت
۱۰	زکاوت	۱۱	مہاورت	۱۲	اعتمادت
۱۳	مہاجرت	۱۴	بلاغت	۱۵	ہدایت
۱۶	رشادت	۱۷	رحمانیت	۱۸	ویلایت
۱۹	عبادت	۲۰	زاہدیت	۲۱	اخلاصیت
۲۲	ہمت	۲۳	عزمت	۲۴	ارادت
۲۵	علیت	۲۶	عقلیت	۲۷	بشریت
۲۸	خصوصیت	۲۹	مبشرت	۳۰	نذیرت
۳۱	رسالت	۳۲	نبوت	۳۳	خبریت

۳۴	حریت	۳۵	ذکورت	۳۶	حلمیت
۳۷	قناعت	۳۸	فقیریت	۳۹	غنایت
۴۰	روفت	۴۱	حرصیت	۴۲	نسبت و حسبیت
۴۳	دلالت آسمانی	۴۴	محبت ربانی	۴۵	برھانیت وحیا
۴۶	منزلت ملائکہ	۴۷	الہامت	۴۸	رویایت
۴۹	مجاہدت	۵۰	جہادت	۵۱	مقاتلت
۵۲	سیاحت مناسبہ	۵۳	محبت	۵۴	وحدت
۵۵	احدیت	۵۶	معجزت	۵۷	خرق عادت
۵۸	دعائیت	۵۹	برکت	۶۰	رحمت
۶۱	سعادت	۶۲	سادہ گیت	۶۳	حضوریت
۶۴	فکریت	۶۵	ذاکرت	۶۶	تسبیحت
۶۷	تہجیدیت	۶۸	جریت	۶۹	قیام الیل
۷۰	قرآت قرآن	۷۱	ترتیلیت قرآن	۷۲	القائیت

شرائط بیعت

۱	از اعمال خود ندامت	۲	توبہ از معصیت
۳	ماضیہ حالیہ استقبالیہ	۴	صدق ارادت
۵	بیعت بر شریعت	۶	بیعت بر سنت
۷	ترک ھوا	۸	تعلق مع اللہ
۹	ایمان باللہ	۱۰	ایمان بالملائکہ

۱۱	ایمان بر کتاب اللہ	۱۲	کتب ہائے
۱۳	ایمان بالرسول	۱۴	ایمان بالآخرت
۱۵	ایمان بر اندازہ خیر و شر	۱۶	موت کے بعد زندہ ہونا
۱۷	قیامت	۱۸	اقرار باللسان
۱۹	تصدیق بالقلب	۲۰	ایمان باللہ اسمائے حسنہ
۲۱	ایمان بالصفات محمودہ	۲۲	ایمان بر جملہ احکام
۲۳	اقرار و تصدیق	۲۴	ایمان بر حقانیت
۲۵	قیامت	۲۶	ایمان بر جلالیت
۲۷	ایمان بر جمالیت	۲۸	ایمان بر کمالیت
۲۹	ایمان بر توالیت	۳۰	ایمان بر قدرت

مراقبہ احدیت کرنا

بلا کیف و بلا تعبیر و بلا تصویر و بلا تقریر و بلا تدبیر و بلا کیف و بلا طرف و بلا کنف عرف جو مقام احمدی ﷺ ہے۔ روح اعظم یعنی احدیت مقام احمدی ﷺ جسکو روح اعظم و برزخ کبری و حقیقت احمدی ﷺ و مادہ کثرت واصل عالم خلق و تعین اول ہے۔ از احد دائرہ کہ میم است بعد از حرف حائے احد احمد ﷺ ہے۔ تو احدیت ایک یعنی یگانگی کا تصور کرنا بلا چون و چند ذوق غلام واللہ اعلم بحقیقت المراد۔

اجمالی طرف صفات

اجمالی طرف صفات	لاہوت
صفات اسماء	جبروت و جلالت
افعال تکوین	ملکوت
آثار	ناسوت

الحضور : اقسام حضور

۱	اطلاقی ذاتی	۲	تعریفی صفاتی	۳	اجمالی بے مثلی
۴	شیونی اسمائی	۵	صفاتی بیانی	٦	اعیانی
۷	افعالی تکوینی	۸	آثاری	۹	عبرتی
۱۰	شہودی	۱۱	مخلوقی	۱۲	اطرافی
۱۳	نفسانی	۱۴	فکری	۱۵	آسمانی
۱٦	ارضی	۱۷	احوالی	۱۸	نداولی
۱۹	دہری	۲۰	لیالی	۲۱	ایامی
۲۲	احیائی	۲۳	حیاتی	۲۴	امواتی
۲۵	دنیاوی	۲٦	عقبائی	۲۷	فنائی
۲۸	لقائی	۲۹	عذابی	۳۰	ثوابی
۳۱	جزائی	۳۲	سزائی	۳۳	کواکی
۳۴	شمسی	۳۵	قمری	۳٦	مظہری
۳۷	احسانی	۳۸	دلیلی	۳۹	ذوقی

۴۰	طبعی	۴۱	روحانی	۴۲	وجدانی
۴۳	کیفانی	۴۴	علمائی	۴۵	الہامی
۴۶	کسبانی	۴۷	موہوبی	۴۸	ایقاتی
۴۹	ایمانی	۵۰	تقلیدی	۵۱	تحقیقی
۵۲	اجتہادی	۵۳	عطائی	۵۴	فضلاتی
۵۵	اجتماعی	۵۶	انفرادی	۵۷	منصوصی
۵۸	منقولی	۵۹	تشریعی	۶۰	قانونی
۶۱	قرآنی	۶۲	کتابی	۶۳	ملائکی
۶۴	مرسلاتی	۶۵	قدرانی	۶۶	آخرانی
۶۷	نشانی	۶۸	حشرانی	۶۹	قیامتی
۷۰	مظہرانی	۷۱	مشربانی	۷۲	اقراری
۷۳	تصدیقی	۷۴	اعمالی	۷۵	منوی
۷۶	امری	۷۷	اذنی	۷۸	وجوبی
۷۹	کائنی	۸۰	کونی	۸۱	یکونی
۸۱	نوری	۸۳	ظلمانی		

لطائف امری

۱	مقام قلب	۲	مقام ارادت	۳	مقام نیت
۴	مقام ضلالت	۵	مقام ہدایت	۶	مقام سیر
۷	مقام روح	۸	مقام خفی	۹	مقام اخفا
۱۰	مقام نفس				

لطائف خلقی

۱ مقام بصر ۲ مقام سمع ۳ مقام شامہ
۴ مقام ذائقہ ۵ مقام لامسہ ۶ مقام جمع الجمع
۷ مقام سلطان ذکر ۸ مقام قلب فنا ۹ مقام قلب بقا
۱۰ مقام سیر نفس ۱۱ مقام حقیقت کعبہ ۱۲ حقیقت قرآن
۱۳ مقام صلوۃ ۱۴ مقام دعوت ۱۵ مقام شہود
۱۶ مقام حیرت ۱۷ مقام حقیقت محمد ۱۸ مقام حقیقت احمد
۱۹ معرفت صفات ۲۰ مقام ذات بالواسطہ ۲۱ مقام ذات بلاواسطہ
۲۲ مقام سیر سلوک ۲۳ مقام ناسوت ۲۴ مقام ملکوت
۲۵ مقام جبروت ۲۶ مقام لاہوت ۲۷ مقام شیون
۲۸ مقام شیونات

مقامات تنزلات ستہ یعنی مقام نزول ذات اقدس بذریعہ مظاہر

۱ مقام نزول صفات ۲ مقام نزول اسماء ۳ مقام نزول افعال
۴ مقام نزول نبی ۵ مقام نزول قرآن ۶ مقام لوح محفوظ
۷ مقام قلم ۸ مقام عرش ۹ مقام فرش
۱۰ مقام تدبیر امور ۱۱ مقام ملائکہ ۱۲ مقام وحی
۱۳ مقام جبرائیل ۱۴ مقام تنزیل ۱۵ چشمہ نور فوق العرش
۱۶ وصول نور از چشمہ عرش

المقامات

۱	مقامات شریعت	۲	مقامات طریقت
۳	مقامات حقیقت	۴	مقامات شریعت مجلد و ترکا

مقامات لطافت

۱	مقام واجب	۲	مقام مندوب	۳	مقام مباح
۴	مقام مکروہ	۵	مقام حرام	۶	مقام نفوس
۷	مقام عبادت	۸	مقام معاشرت	۹	مقام علم
۱۰	مقام اخلاص	۱۱	مقام حضور	۱۲	مقام سرور
۱۳	مقام وصل و فصل	۱۴	مقام بعد	۱۵	مقام قرب
۱۶	مقام عبدیت	۱۷	مقام ربوبیت	۱۸	مقام دعا
۱۹	مقام قلب	۲۰	مقام مظہر قلب	۲۱	مقام خلوت
۲۲	مقام جلوت	۲۳	مقام اسم ذکر	۲۴	مقام مسمی (ذات
۲۵	مقام کیف	۲۶	مقام لا کیف	۲۷	مقام مثل
۲۸	مقام لا مثل	۲۹	مقام فکر	۳۰	مقام شکر
۳۱	مقام فیض	۳۲	مقام نور	۳۳	مقام نزول
۳۴	مقام عروج	۳۵	مقام طہارت	۳۶	مقام رجز
۳۷	مقام ہجر	۳۸	مقام کبریائی	۳۹	مقام متانت
۴۰	مقام صبر	۴۱	مقام ھوا	۴۲	مقام نفس
۴۳	مقام رضا	۴۴	مقام قضا	۴۵	مقام امر

۴۶	مقام تلوین	۴۷	مقام آثار	۴۸	مقام عبرت
۴۹	مقام تکوین	۵۰	مقام تمکین	۵۱	مقام قیام
۵۲	مقام جالب	۵۳	مقام اسرار	۵۴	مقام شہود
۵۵	مقام مکاشفہ	۵۶	مقام معائنہ	۵۷	مقام جہر
۵۸	مقام حیرت	۵۹	مقام علمی	۶۰	مقام لا علمی
۶۱	مقام ادراک	۶۲	مقام لاادراک	۶۳	مقام چون
۶۴	مقام فرغوب	۶۵	مقام عشق		

مقام حب

۱	مقام محبت	۲	مقام حیات	۳	مقام ممات
۴	مقام ترکیب	۵	مقام روح	۶	مقام جسم

فرمایا:

فیض کے معنی ہے کسی چیز کو انڈیلنا انوارات اور تجلیات کو دل پر ڈالنا جس طرح پانی میں پھونکنے سے حرکت پیدا ہوتی ہے اسی طرح فیض سے دل میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ یہ فیض جب حد سے زیادہ ہوتا ہے تو جسم کا وہ حصہ جہاں اس کا اثر پہنچ جائے وہ ہلنے لگتا ہے۔

فرمایا:

قلب کے معنی ارادہ ہے۔ یہ قلب جو گوشت سے بنا ہے یہ مظہر ہے۔ کاشف لوگ عالم مثال میں ارادے سے دیکھتے ہیں۔ وہاں تمیز مشکل ہوتی ہے۔ وہاں کاشف استغفار پڑھے اللہ پاک سے زاری کرے تب کشف صحیح ہوگا۔ فیض اسم کے انوار کا تجلی ہے یہ خود نہیں ہوتا۔

فرمایا:

مقام کے معنی عمل جس طرح حقیقت کعبہ کا عمل طواف ہے۔
حقیقت کعبہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ وجعلنا البیت مثابۃ للناس کعبہ کا
طواف صفت ہے۔ اور ذات کا طواف صفت کبریائی ہے۔

فرمایا:

۱۹۹ اسماء ہیں۔ ۹۹ افعال ہیں۔ اور ۹۹ شیونات ہیں۔
کرم قدرت ہے۔ کریم نام ہے۔ کرم کرنا فعل ہے۔

فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کو نہ پہچانا وہ مشرک ہے۔ کیونکہ معرفت فرض
ہے۔

فرمایا:

پیر کے توجہ کے لئے دل میں اخذ متوجہ الی اللہ ہو اور ارادہ صادقہ ہو تو
پیر کا توجہ اثر کرے گا۔ ضرب نہیں لگانا یہ سب صوفیاء کے احتمالات اور اجتہاد ہے۔
اس سے اثر جلدی ہوتا ہے یہ فرض نہیں بلکہ فرض صرف ذکر ہے۔
ایک علمی صورت ہے اور ایک عملی ہے۔ عملی دونوں طرف سے ہوتا ہے یعنی
مرید کا قلب بھی متوجہ ہو اور پیر کا بھی تو تب توجہ اثر کرتی ہے۔

فرمایا:

ایک صبر ہے اور ایک تصبر ہے
صبر وہ ہے جو خود بخود حاصل ہو۔ تصبر وہ ہے جو عقل سے علم سے
حاصل ہو اور تدبر سے حاصل ہو۔

ففرمایا: پیر کے ساتھ تعلق اللہ کے لیئے ہونا چاہئے۔

فرمایا:

شیونات صفت کا اجمالی طرف شان ہے۔ جو ارادے میں ہوتا ہے جیسے کرم کا اجمال کریم ہے۔ کتابت کا اجمالی طرف کاتب ہے۔

فرمایا:

حنفیت کا معنی اتباع سنت ہے۔

فرمایا:

ذکر اذکار میں کبھی کئی اقسام کے کیفیات نظر آتے ہیں اور کبھی نہیں۔ یہ سب مشققتیں ہیں۔ مثلاً آپ ایک آدمی کو کہو کہ آپ الااللہ کا ذکر کریں اور پھر اس سے کہو کہ ذرا جوش سے کرو تو وہ جوش میں کرے گا۔ طریقت مین کبھی خوشی طاری ہوتی ہے اور کبھی سکوت اور کبھی سکر۔ یہ سب تجلیات کا انوار ہے۔ طبعی چیز کا علاج حال سے نہ کرنا۔ اور نہ حال کا علاج طبعی چیزوں سے کرنا۔ بلکہ اللہ پہ چھوڑ دینا۔ دل جس چیز پر متوجہ ہو وہی کیفیت بدن پر ہوتی ہے۔ اور وہی خیال دل میں آتا ہے۔

فرمایا:

فکر ایک جوہر لطیف ہے جو عقل سلیم سے پیدا ہوتا ہے اسکا حل اللہ تعالٰی نے بتایا ہے و یتفکرون فی خلق السموٰت والارض فکر کا مسلک عبرت ہے۔ تخلیق میں فکر کریں۔ دھیان کس چیز میں صرف کیا۔ اللہ پاک قیامت کے دن پوچھیں گے۔ صفت سے ذات تک جائے گا مخلوق کو دیکھے گا تو خالق کو دیکھے گا۔

فرمایا :

شکر کا معنی قدر دانی ہے، والدین کی خدمت ان کیلئے مغفرت مانگنا ہے۔

فرمایا :

دین کے ارکان تین ہیں :

۱۔ ایمان : یعنی اللہ تعالیٰ کو ماننا۔

۲۔ اسلام : علمی و عملی۔

۳۔ احسان (اخلاص) خالص عبادت اللہ تعالیٰ کیلئے۔

فرمایا :

گناہ کا معنی حدود میں کمی بیشی کرنا۔ اور اسکا علاج توبہ ہے۔

فرمایا :

توحید کی تعریف یا خلاصہ توحید الحمد للہ رب العالمین تمام صفات کمالی جمالی جلالی نوالی وغیرہ وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی ہیں اور وہ ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں یہ توحید ہے۔

فرمایا :

معنئی سبحان اللہ ماوراولوراء

ماورا کے معنی یعنی غیر مخلوق سے الوراء غیر جدا

یعنی اوصاف مخلوقیہ امکانیہ صوریہ مثلہ کیفیہ ازدادیہ سے ذات اقدس پاک ہے یہ ہے معنئی سبحان اللہ یہ مسئلہ تقدیس ہے۔

فرمایا :

سب سے زیادہ دشمن تمھارا نفس ہے۔ نفس ایک بھونکنے والا کتا ہے۔

کتے کو شکار کیلئے رکھنا جائز ہے۔ یعنی بعد از ریاضت۔

ھویٰ اوصاف نفس سے ہے۔ بعض کے نزدیک طبعی ارادہ ھویٰ ہے۔ نفس کا تقاضا ہے لذت و شہوت امارت و سرداریت۔ نفس حجاب ہے۔

توجہ

فرمایا:

صورت بطرف کعبہ کرنا اور دل بطرف غیراللہ کرنا یہ شرک فی العبادات ہیں۔

چنانچہ عارف رومیؒ فرماتے ہیں:

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

یعنی صورتا متوجہ بخدا اجل شانہ و سیرتا متوجہ بطرف غیراللہ تو اس عمل میں قبولیت نہیں ہے۔ یہ عبادت نہیں ضلالت ہے۔

اصلاح

فرمایا کہ:

غیر اختیاری حدیث النفس پر مؤاخذہ نہیں اگر حدیث النفس کے ساتھ اختیاراً شغل و شمار قطار سود و زیان اندیشہ کرتا ہے تو مخل عبادت ہے اور مشغول بہ غیر ہے۔ اگر غیر اختیاری حدیث النفس پیدا ہو جاویں تو اس کو مطلب و غرض و مقصود نہ سوچنا بلکہ فقط ذکری و فکری بطرف ذات اقدس متوجہ کرنا اور منہمک جلالیت و جمالیت ذات ہونا یہ حضور ہے دواماً۔

قد افلح من تزکی

فرمایا کہ :

البتہ بچ گیا حجات دنیا و عقبات عقبات من وہ ہستی جس نے تعلقات غیر اللہ کو چھوڑ دیا اور علاقہ مع اللہ جوڑ دیا علماً و عملاً و اخلاصاً۔

وَذَکَرَاسمَ رَبہ

فرمایا کہ :

اور ذکر اسم ذات سے دوام حضوری پیدا کر دیا احوال ثلاثہ میں قیاماً و قعوداً و جنوباً جو ذریعہ اقتراب و ثواب ہے۔ و عروج حقیقت تا ییزہ سا ییزہ الی اللہ ہے۔ باطناً و تصدیقاً و سیرتاً و قلباً و ارادتاً) ظہر ایمان (فصلی اس تصدیق باطنہ ایمانیہ کے بعد عظمتِ الوھیتِ خداوندی صور تاو ناسو تاثابت کر دیا۔ بہیئتِ قیام ورکوع و سجود و قعود عملاً جوارحاً و تسبیحاً و تھلیلاً و تمجیداً و تحمیداً بیاناً و لساناً جس کا جامعہ نام صلواۃ نماز ہے۔

باطہارت واجبانہ غاسلانہ جس کا مجموعہ نام وضوء ہے۔ خالصاً لوجہ اللہ اخلاص و تجرداً پس عروج و صعود بذریعہ کلمہ طیبہ جو حقیقت جامعہ انسانیہ و سیر الی اللہ ہے۔ اللھم ارقنا۔